SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, August 12, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past nine in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثمّ استقاموا تتنزّل علیھم الملٰئکۃ الاّ تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنّۃ الّتی کنتم توعدون O نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدّ نیا و فی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدّعوٰن O نزلاً من غفورٍ رّحیم O

ترجمہ : جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی ۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی، یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے"۔

سورۃ السجدۃ۔ آیات(۳۰-۳۲)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, August 12, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at fifty five minutes past nine in the morning with Mr . Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثمّ استقاموا تتنزّل علیھم الملٰئکۃ الاّ تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنّۃ الّتی کنتم توعدون O نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدّ نیا و فی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدّعوٰن O نزلاً من غفورٍ رّحیم O

ترجمہ : جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے' یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو' نہ غم کرو' اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی ۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی' یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے"۔

سورۃ السجدۃ۔ آیات(۳۰-۳۲)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد- جی وسیم صاحب -

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب والا! آج چونکہ Question Hour نہیں ہو رہا ہے، اس لیے میں قواعد کے مطابق ایک motion رضا ربانی صاحب کی consent کے ساتھ move کروں گا کہ آج کے لیے Question Hour کو suspend کیا جائے۔

Sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rules 38 and 76 of the said rules regarding the Question Hour and the adjournment motions may be dispensed with.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rules 38 and 76 of the said rules regarding Question Hour and the adjournment motions be dispensed with.

(The motion was carried)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا!

جناب چیئرمین: میں پہلے leave applications پڑھ لوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Now I take up the leave applications.

محترمہ رتنا ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 تا 11 اگست کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، جی ' I know the background. There is a proposal that the ... سیکرٹری صاحب نے شاید آپ سے بات کی ہو۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف) : نہیں ، میری بات نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : لیکن جیسے میں نے کہا کہ یہ اس کی forced leave ہے۔

Mr. Chairman: It is an accommodation concurred. She was in the basement which got---

جناب عمار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب اسفند یار ولی خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب محمد طلحہ محمود ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 3 تا 10 اگست تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے ، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب احمد علی نے آج مورخہ 12 اگست کے لئے ایوان سے رخصتکی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We have an adjournment motion but Saadia Sahiba is not here.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION REGARDING RECRUITMENTS MADE BY THE FORMER CHAIRMAN, SENATE

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان): جناب والا! میں ایک گزارش کروں گا۔ مجھے اس بات پر دکھ اور افسوس ہوا ہے کہ کل قومی اسمبلی میں جناب اعتزاز احسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وسیم سجاد جب سینیٹ کے چیئرمین تھے، انہوں نے 200 آدمیوں کی بھرتی کی تھی اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے، یہ میرے لیے ایک دکھ کی بات اس لیے بھی ہے کہ وہ ایک وکیل ہیں اور ان کو چاہئیے تھا کہ record دیکھ کر بات کرتے۔

جناب والا! میں سینیٹ کا بارہ سال چیئرمین رہا ہوں اور میں نے ایک بھی appointment قانون اور rules کے خلاف نہیں کی، میں نے ایک بھی appointment کسی ایک رشتہ دار کو نہیں دی، ایک بھی appointment اپنے حلقے کے کسی آدمی کو یا سیاسی رشوت کے طور پر نہیں دی۔ یہ record سامنے ہے اور یہ دیکھا جا سکتا ہے۔ میرے بارہ سالہ دور میں جب سینیٹ کی Standing Committees کے Chairmen کو سٹاف دینے کی بات ہوئی تھی تو اس کے لئے ہر چیئرمین کے لئے چار افراد پر مشتمل سٹاف recruit کیا گیا تھا۔ اس طرح 100 appointments یہ ہوجاتی ہیں اور یہ جو تمام appointments تھیں، باقاعدہ rules کے مطابق advertise کرکے selection process مکمل کرکے کیں حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ چیئرمین سینیٹ بھی ایک سیاسی عہدہ ہوتا ہے، اس پر بہت سا دباؤ ہوتا ہے کہ آپ rules کی تھوڑی سی deviation کرکے کسی کی مدد کریں لیکن میں نے اپنے دوستوں کی ناراضگی مول لی لیکن میرا یہ claim اور دعوٰی ہے کہ میں نے rules کے خلاف کوئی appointment نہیں کی ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ جناب! میرا یہ بیان جناب سپیکر صاحب کو بھجوا دیں تاکہ وہ مناسب سمجھیں تو نیشنل اسمبلی میں پڑھ دیں یا جیسے مناسب سمجھیں، deal کریں۔ میں یہ بھی request کروں گا کہ سینیٹ سیکرٹریٹ بھی اپنا record دیکھ کر، درستگی کے لئے ایک statement جاری کرے کہ کیا میں نے بطور چیئرمین appointments کے سلسلے میں rules کی کوئی violation

کی ہے؟ یہ بات بار بار آ رہی ہے اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک ذمہ دار آدمی، جیسے اعتزاز احسن صاحب ہیں، وکیل ہیں اور جانتے ہیں، وہ بغیر سنے، بغیر record دیکھے، ایسی بات کریں گے۔ اس لیے میں رضا ربانی صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ کم از کم ان کو convey کر دیں کہ مجھے ان کے اس بیان پر دکھ بھی ہوا ہے اور یہ بات غلط بھی ہے۔ میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ میں نے کوئی appointment in my twelve years tenure, as Chairman of the Senate, against the rules نہیں کی ہے۔ I did not make a single appointment against the rules or regulations.

جناب چیئرمین: شیر افگن صاحب! آپ brief کر دیں کہ as a member, it is our right to verify the record and then go on.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر پارلیمانی امور): جناب والا! اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے عباسی صاحب کی بات سن لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! میں آپ کو مہربانی کہہ رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ بھی آپ کو واپس wave کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! ان کی ہمارے ساتھ کچھ زیادہ ہی شفقت ہے اور اس بارے میں، میں کچھ کہنا نہیں چاہتا ہوں۔

جناب والا! عرض یہ ہے کہ اعتزاز احسن صاحب سینیٹ میں رہے ہیں، ہمارے honourable Member رہے ہیں، 1994 سے لے کر 1999 تک، یہ مسلسل جو ہمارا time تھا، اس دوران وسیم سجاد صاحب سینیٹ کے چیئرمین تھے اور frankly ہم ان کے خلاف تھے جب ہم گورنمنٹ میں تھے، تب بھی ان کے خلاف تھے، جب ہم Opposition میں تھے، تب بھی ان کے خلاف تھے تو اس حوالے سے ہمارا ان کے ساتھ کچھ پیار کا رشتہ بھی ہے اور کچھ، آپ کہہ لیں کہ نفرت کا حصہ بھی ہے۔ ہم نے frankly ان دونوں sort of relationships کو savour کیا۔

[redacted]

ہم کبھی اس level سے آگے نہیں گئے اور نہ ہم نے اسے خراب ہونے دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہم نے کبھی اسے بہت زیادہ بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال ہمارا ان کے ساتھ ایک ذاتی relation بھی رہا ہے اور اعتزاز صاحب بھی اس relationship کا حصہ رہے ہیں اور ہمارے ساتھ یہ چھ سال رہے ہیں۔

جناب والا! کل جو انہوں نے floor of the National Assembly پر بات کی ہے، چونکہ میں اس وقت گیلری آسمبلی، میں بیٹھا ہوا تھا اور میں ان کی بات سن رہا تھا، انہوں نے کوئی direct hit وسیم سجاد صاحب کے اوپر نہیں کی ہے ۔ انہوں نے ایک comparative بات کی ہے۔ جہاں وسیم صاحب کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کوئی appointment rules کے خلاف نہیں کی، وہاں ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ یوسف رضا گیلانی صاحب نے بھی کوئی appointment rules کے خلاف نہیں کی ہے۔ ان کی ہر appointment rules کے مطابق تھی لیکن آج ان کو صرف ان بھرتیوں کی خاطر دس سال سزا دی گئی ہے اور جو انہوں نے ساری appointments کی ہیں، ان کی کسی بھی appointment کو undo نہیں کیا گیا اور وہ کے سارے کے سارے لوگ وہاں موجود ہیں۔ وہ ایک comparative بات تھی، وسیم سجاد کے اوپر کوئی criticism نہیں تھا لیکن یہ بات اعتزاز صاحب نے ضرور point out کی کہ اس ملک میں double standard ہے۔ یہ double standard کیا ہے؟ جناب والا! ایک طرف آپ انہیں clean chit دے دیتے ہیں اور دوسری طرف وہی سپیکر ہے جس کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اور وہ آج دس سال سے سزا بھگت رہا ہے۔ ان کی appeal pending ہے اور ان کی appeal سنی نہیں جاتی ہے۔ اسی double standard کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ ایک Prime Minister کے ساتھ different سلوک ہوتا ہے اور دوسرا Prime Minister ہے، جس کے بارے میں سپریم کورٹ کی judgement آ چکی ہے، اس کے بارے میں آپ different interpretation کرتے ہیں، تو یہ interpretation کی بات ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر وسیم صاحب صحیح تھے تو پھر یوسف رضا گیلانی بھی صحیح تھے اور اگر وسیم صاحب Leader of the House بن کر بیٹھے ہیں تو یوسف رضا گیلانی کو بھی نیشنل اسمبلی میں کسی نہ کسی پوزیشن پر ہونا چاہئیے تھا۔ یہی بات تھی اور اس کے علاوہ کوئی بات نہیں تھی۔

سینیٹر وسیم سجاد : جناب چیئرمین! میں اس پر تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ کئی دفعہ یوسف رضا گیلانی صاحب اور میرے case کو at par کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یوسف رضا صاحب میرے دوست بھی ہیں اور شریف آدمی ہیں، میں نے ہمیشہ ان کے case پر comment کرنے کو avoid کیا ہے اور دانستہ طور پر کیا ہے

I think, he is entitled to a fair trial. It is not appropriate for me to make any comment on his matter. Therefore, I will not comment on this. All I am saying is, I do not know, what case is and I do not want to say anything about it. He is a good man.

وہ میرے دوست ہیں

and I do not want to say anything about him. All I am saying is that please do not say anything against me whithout checking of the record because the implication of this is, the implication of the statement is that

میں نے قانون کی کوئی خلاف ورزی کی ہے۔ which is absolutely incorrect and this was investigated. It was gone into. اس کی بنیاد کیا تھی؟ audit والوں نے جب یہ audit ہوا تو انہوں نے کہا کہ جی، سینیٹ میں دو سو appointments ہوئی ہیں اور اس کا record ہمیں نہیں دکھایا گیا۔ record سینیٹ سیکرٹریٹ نے کیوں نہیں دکھایا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے، لیکن میں نے پتا کیا اور انہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے record مانگا تو ہم نے کہا کہ جی، آپ کا record سے کیا تعلق ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ جو پیسے خرچ ہوئے ہیں، یہ صحیح خرچ ہوئے یا نہیں، competent authority نے منظوری دی ہے یا نہیں لیکن جب یہ اعتراض آیا تو اس وقت جو Adhoc Accounts Committee تھی، انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ آپ record پیش کر دیں۔ انہوں نے record دیکھا

And no irregularity was found in the appointments made during my tenure and as you know sir, the Chairman Senate makes appointments in

grade 17 and above. All the other appointments are made by the Secretary and all these 200 appointments

کہ یہ کون سی ہیں،

I do not even know, I do not count appointments but I was there for twelve years and the appointments must have been made and whatever appointment I made, I want to reiterate that I did not violate any rule even, not a question of law there,. it is a different matter. I did not violate any rule. I went by the ordinary rules for making such appointments and in each case, the matter was advertised.

یعنی جو بھی طریقہ کار تھا I followed that rules and again I reiterate میں نے اپنے حلقے کے کسی آدمی کو، دوست کو یا کسی رشتہ دار کو کوئی نوکری نہیں دی۔ یہ record موجود ہے۔ یہ دکھایا جائے کہ سینیٹ سیکرٹریٹ میں پچھلے بارہ سالوں میں جو appointments ہوئی ہیں، کوئی بتائے کہ ان میں سے میرا یہاں پرکون سا رشتہ دار ہے؟ آخر ہم بھی سیاسی لوگ ہیں۔ دباؤ مجھ پر بھی ہوتا ہے۔ I got votes from the people. There was pressure on me. مجھے بتایا جائے کہ یہاں کسی سینیٹر کا کوئی رشتہ دار آیا ہے؟ میرا کوئی رشتہ دار آیا ہے؟ میں نے ان کی ناراضگی مول لی ہے، اس لیے کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ ایک institution ہے اور اس institution کوچلانا ہے۔ اس لیے مجھے دکھ اس بات کا ہوا ہے کہ وہ میرے دوست بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک وکیل کو زیادہ محتاط طریقے سے، کم از کم record check کرکے بات کرنی چاہئیے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے نیازی صاحب بات کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! محترم Leader of the House کی جو categorical statement ہے اگر اس کی transcript مجھے عنایت کر دیں تو آج تین بجے

قومی اسمبلی کا اجلاس ہے ' وہاں میں خود یا سپیکر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پڑھ کر ہاؤس کو سنا دیں تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے اور اس طریقے سے ان کی redressal ہو جائے گی جو ان پر ایک الزام لگایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہو گی تاکہ ایک چیز بھی واضح ہوجائے گی اور الزام جو لگا ہے اس کی بھی درستگی ہوجائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں کوئی comparison نہیں ہو رہا ہے۔ یوسف رضا گیلانی صاحب کا کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے کہ کسی نے کہا ہو۔ اب ایک trial ہے' fair ہو رہا ہے یا جو کچھ ہو رہا ہے' اس کا معزز اراکین سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ہمارا colleague رہا ہے اور اب بھی ہم سمجھتے ہیں کہ وہ political junta کا ایک باعزت ' باوقار آدمی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔ ہم کوئی اس کے مخالف نہیں ہیں کہ یہ کہا جائے کہ وہ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی بھی political person, political person کے خلاف خاص طور پر عناد نہیں رکھتا۔

ایک بات اور یہاں میں عرض کرنا چاہتا ہوں' ہمارے معزز سینیٹر صاحب کو avoid کرنا چاہئیے تھا' یہی بات ہے' یہ وسیم صاحب تشریف رکھتے ہیں' میں وزیر رہا ہوں' یہاں پر بڑی لے دے ہوتی رہی ہے but we have forgotten whole past. ایک process ہے اور ہاؤس کے دوران باتیں ہوتی ہی ہیں' کبھی صورت حال اچھی ہوتی ہے' کبھی خراب ہوتی ہے' so that is in the interest of people کہ ہم یہ بات کرتے' کوئی ذاتیات پرنہیں کرتے' کوئی ذاتی مقاصد کے لیے نہیں کرتے کہ کسی کو degrade کیا جائے یا let down کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی چیز ہمارے ساتھی نے جو یہاں فرمائی ہے کہ ہم مخالف تھے' یہ تھا' وہ تھا۔ We must forget all those things. وہ نہیں ہونا چاہیے۔ ہم ایک ہاؤس کے ساتھی ہیں تو اس حوالے سے اگر اچھے تعلقات کے تحت آگے بڑھیں تو اس میں قوم اور ملک کا بھی فائدہ ہے' اس معزز ہاؤس کا بھی فائدہ ہے' coordination سے ہم بہتر working کرسکتے ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے time دیا۔

جناب چیئرمین: جی اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان، شکریہ جناب چیئرمین۔ ایک تو میں بہت خوش ہوا تھا جب ایک دفعہ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے ہاؤس میں سنا کہ جو شخصیات ہاؤس میں موجود نہ ہوں، ان کے حوالے سے بات نہ کی جائی، directly بھی اور indirectly بھی۔ پھر مجھے اس بات کا صدمہ بھی ہوا کہ جوش خطابت میں بہت ادب والے جو نام تھے، جب موجودہ وزیراعظم کے مستعفی ہونے کی یہاں بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ وہ 10% نہیں ہیں اور judgement میں فلاں نہیں ہے۔ So, nobody should be condemned unheard, so is the case of Mr. Yousuf Raza Gillani اور میں تین باتیں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ references بنے ملازمتیں دینے کے اور ان میں سے ایک reference merit پر بری ہوا، اس کے ملزم دوسروں کے علاوہ محترمہ بینظیر بھٹو اور ناہید خان تھیں۔ وہ trial ہوا اور trial in absentia کیا گیا محترمہ کا اور جو چار، سوا چار ہزار ملازمین تھے PIA کے ان کے حوالے سے یہ PIA reference کراچی میں بری ہوا اور عدالت نے ساڑھے آٹھ سال کے ordain کے بعد vindicate کیا محترمہ بینظیر بھٹو کو، ان سارے ملازمین کو اور ناہید خان کو۔ This is one information which I wanted to bring on record. میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی فاضل وزیر صاحب نے کہا کہ مجھے transcript دیا جائے تاکہ وسیم صاحب کی vindication کے لئے، وسیم سجاد صاحب انتہائی قابل احترام ہیں، ان کا حق ہے کہ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں تو وہ ساری جگہ کہا جائے، میں یہ گزارش کروں گا آپ سے کہ اس کے ساتھ ساتھ جو میری گزارشات اور صفدر عباسی صاحب کی گزارشات اور رضا ربانی صاحب جو کہنا چاہتے ہیں، ان کا transcript بھی قومی اسمبلی میں بھیجا جائے تاکہ دوسرے لوگ جن کے خلاف یہ جھوٹے الزامات لگائے گئے اور عدالتوں نے ان کو merit پر بری کیا، vindicate کیا، وہ بھی قومی اسمبلی کو بتا دیا جائے۔ They are equally entitled for this treatment. This is one.

دوسری گزارش جو میں کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! وہ یہ ہے کہ دس ہزار ملازمین جن کو ملازمتیں محترمہ بینظیر بھٹو کے دور میں دی گئیں، جن میں Utility Stores

Corporation کے ملازمین، Intelligence Bureau کے ملازمین، OGDC کے ملازمین، Sui Southern کے ملازمین، Sui Northern کے ملازمین تھے اور ان میں کئی مقدمات میں ایک طرف سے یعنی ملازمین کی طرف سے میں اور وسیم سجاد صاحب سپریم کورٹ میں پیش ہوئے اور پیش ہوتے رہے ہیں اور کچھ عرصہ پہلے جب آخری فیصلہ ہوا 2A پر تب بھی ہم ایک طرف کھڑے تھے اور وہاں ملازمین کے حقوق کے لیے ہم بات کر رہے تھے۔ میں ریکارڈ درست کرنے کے لیے یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ وہ دس ہزار ملازمین جن کے بارے میں کہا گیا کہ ان کو نوکریاں دی گئیں ان میں سے ایک بھی بھٹو خاندان کا نہیں تھا' ان میں سے ایک بھی محترمہ بینظیر بھٹو کا عزیز نہیں تھا' ان میں سے ایک بھی کسی متعلقہ وزیر کا رشتہ دار نہیں تھا اور ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس کے بارے میں کہا گیا ہو کہ اس کو پیسے لے کر rules bulldoze کرکے بھرتی کیا گیا ہو لیکن ان لوگوں کو چھ سے آٹھ سال تک جناب چیئرمین! سڑکوں پر رکھا گیا، نوکریوں سے باہر رکھا گیا صرف اس وجہ سے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ان کو نوکریاں دی تھیں۔ دوسری بات' اور سپریم کورٹ تک ان سارے ملازمین کے cases جو تھے وہ merit پر decide ہوئے کہ یہ سارے کے سارے ملازمین درست طور پر بھرتی کئے گئے تھے۔ میں آپ سے پورے ادب سے گزارش کروں گا کہ ان لوگوں کا بھی حق ہے اور وہ transcript بھی جو میری گزارشات پر مبنی ہے' قومی اسمبلی میں جائے۔

تیسری اور آخری بات۔ جناب چیئرمین! یوسف رضا گیلانی صاحب کے خلاف reference pending نہیں ہے' High Court میں ان کی appeal pending ہے۔ ریفرنس کا فیصلہ نیب کی عدالت میں گیا۔ نیب کی عدالتوں کے 99% فیصلے سپریم کورٹ تک ٹھہر نہیں سکے۔ وہ سارے کالعدم قرار دیئے گئے۔ یوسف رضا گیلانی کے خلاف فیصلہ بھی میرا ایمان ہے اور یہ امکان ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس فیصلے کی بھی جب میرٹ کے اوپر judicial scrutiny ہوگی تو اس کے بھی پرخچے اڑیں گے۔ میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ وہ رہائی کے مستحق ہیں۔ یہ کیا مذاق ہے کہ اتنے بڑے ادارے کے custodian کو جرم بے گناہی میں بند کیا گیا۔ ان کا جرم یہ ہے۔ ان کے خلاف چارج تھا کہ انہوں نے Rules سے ہٹ کر نوکریاں دیں۔ سارے کے سارے ملازمین کو۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وزیر محترم قومی اسمبلی میں جا کر ریکارڈ نکلوائیں

اور پتا کروائیں کہ کیا کوئی یوسف رضا گیلانی کا رشتہ دار بھرتی ہوا؟ کیا بھرتی ہونے والے ملازم کو اس بنیاد پر نکالا کہ وہ میرٹ پر پورا نہیں اترتا تھا؟ دونوں سوالوں کا جواب منفی میں آئے گا۔ یہ حق ہے یوسف رضا گیلانی کا کہ میرے بھائی وسیم سجاد کی طرح اس کو بھی vindicate کیا جائے۔ This ia an opportunity where we have been referring to the treatment at par. Here is an opportunity کہ دونوں کو برابر اور مساوی موقع دیا جائے اور وہ لیڈر شپ جس کے خلاف غریب لوگوں کو نوکریاں دینے کا مقدمہ بنا اور کراچی میں پی آئی اے ریفرنس میں اس کو بری کیا جائے، ان کو بھی vindicate کرنے کے لئے ان کا ریکارڈ نیشنل اسمبلی میں لایا جائے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ پارلیمنٹ اور نیشنل اسمبلی کا جو custodian رہا ہے، سپیکر رہا ہے، جو نہایت ہی قابل احترام شخصیت کسی بھی پارلیمانی نظام میں ہوتا ہے، اس کو اس طریقے سے politically victimise کیا جائے اور اس کو نہ صرف ایک Kangaroo court کے ذریعے convict کیا جائے بلکہ اس کے بعد بھی جو treatment یوسف رضا گیلانی صاحب کو جیل میں دی جا رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک شرمناک بات ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ ان کے جیل کے سیل کے اوپر raid کیا گیا۔ اس میں جو ان کی جائز مراعات under the jail manual تھیں ان کو بھی واپس چھین لیا گیا۔ اس ضمن میں ایس ایم ظفر صاحب یہاں پر موجود ہیں، ان کو یاد ہوگا کہ میں نے ان کو ایک خط بھی لکھا تھا، Human Rights Committee کی حیثیت سے کہ Speaker of the National Assembly کے ساتھ ایسا رویہ نہایت ہی شرمناک اور قابل مذمت ہے اور کمیٹی اس کو take up کرے۔ غالباً ایس ایم ظفر صاحب نے اس کی تحقیقات کے لئے بھی حکم جاری کیا تھا لیکن شاید ابھی تک وہ باتیں کمیٹی کے سامنے نہیں آئیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویہ اور یہ سختیاں یوسف رضا گیلانی کے اوپر اس لئے کی جا رہی ہیں اور ان کو بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ رہائی ایک منٹ کا کام ہے لیکن اس کی قیمت

سیاسی وفاداری کو تبدیل کرنا ہے۔اس کی قیمت پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت محترمہ بے نظیر بھٹو سے غداری کرنا اور اپنی سیاسی loyalties کو اگر آپ تبدیل کرنے کے لئے ' اپنی سیاسی loyalties کو فروخت کرنے کے لئے اگر آپ تیار ہیں تو ہم آپ کو کل ہی اس جیل سے release کر دیتے ہیں۔ ہم نہایت ہی فخر سے کہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ " سلام " ہے یوسف رضا گیلانی کے اوپر کہ وہ جیل اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے لیکن وہ اپنی سیاسی وفاداری کو تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے principled لوگ اور ایسی principled شخصیات پاکستان کی سیاست کے لئے they augur well for a principled politics in the country

آخر میں جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن تقرریوں کے بارے میں ان کے اوپر اس وقت case چل رہا ہے ان میں سے بہت سے ایسے لوگ تھے جو courts میں گئے اور courts نے ان کی تقرریوں کو this is a paradox جناب چیئرمین! کہ وہاں پر وہ تو convict ہوئے بیٹھے ہیں کہ

they were against the rules but the courts have upheld the individual appointments of a lot of those people who have..... he gave employments. Sir, this indeed is a paradox.

جناب چیئرمین، مجھے بڑی خوشی ہے کہ House کے دونوں طرف سے بڑے اچھے ماحول میں بات ہوئی ہے اور یوسف رضا صاحب کے لئے بھی خوش آئند جذبات کا اظہار ہوا ہے۔ کئی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے ۔ سینیٹ کا ایک sitting member ہے اس کا ریکارڈ ہمارے پاس ہے اور میرے علم کے مطابق وسیم سجاد صاحب نے جو تقرریاں کیں ہیں ان میں کوئی ایسی irregularity نہیں ہے ۔ چونکہ ہمارے پاس ریکارڈ ہے اور ہم اس کے بارے میں واضح طور پر کہہ سکتے ہیں اور جو بھی ہے ہمارے پاس باقی چیزیں ریکارڈ میں ہیں۔.they will remain there ۔ جی بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ میری گزارشات یہاں وکلاء بیٹھے ہوئے ہیں ہم at bar جو بات کہتے ہیں وہ سپریم کورٹ میں بھی مانی جاتی ہے، ہمیں affidavit دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ میں ان کے کیس کے حوالے سے کہہ رہا ہوں۔ میں نے at bar کہا ہے، اس کو at bar treat کیا جائے اور ان کو اتنا حق ضرور دیا جائے کہ ان کی vindication کے لئے یہ بات میں at bar کہہ رہا ہوں کہ جو ملازمتیں یوسف رضا گیلانی صاحب نے دی تھیں ان میں سے ایک ملازم کو بھی نہیں نکالا گیا اور سارے کے سارے promote ہو چکے ہیں۔ میں اگلی بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سارے کے سارے ملازمت میں آج بھی موجود ہیں ۔ اتنا extract آپ جب اگر یہ بھیجنا چاہیں گے تو یہ مہربانی کرکے اتنا extract بھی ہماری contention سے یہ بھجوا دیجیئے گا۔

جناب چیئرمین، ہمارے پاس اس کا record نہیں ہے، وہاں اگر نیشنل اسمبلی میں اٹھالیں چونکہ reference ہے اور یہ discuss ہو تو make a reference, we don't have the record with us. جی شیر افگن صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اگر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو record provide کر دیتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، گزارش یہ ہے کہ آپ انہیں transcript ضرور دیں، ان کی اپنی heavy representation ہے in the National Assembly ان کے لیڈر مخدوم امین فہیم صاحب ، سیکریٹری جنرل راجہ پرویز اشرف صاحب، چوہدری اعتزاز احسن صاحب ہیں اور بڑے بڑے politicians ہیں and they are representing Pakistan Peoples Party. تو اس میں کوئی قباحت والی بات نہیں ہے اگر یہ transcript لانا چاہتے ہیں تو یہ خود ان کو دے دیں۔ it is really present before the august House. اس میں تو کوئی بات نہیں چونکہ

he is my Leader of the House, I have to comply with.

جناب چیئرمین، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جیسے آپ یہ وسیم صاحب کے point کو raise کریں، آپ وہاں اپنے ساتھیوں سے raise کروائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، ٹھیک ہے جناب چیئرمین ہم اپنے ساتھیوں کو دے دیں گے۔ I agree with that.

جناب چیئرمین، جی سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you Mr. Chairman, before I come to my point of order.

ایک بڑا چھوٹا سا ایک administrative point ہے کہ آج جب میں صبح آئی تو میں نے مندوخیل صاحب کو ٹیکسی سے اترتے دیکھا۔ جناب! یہ میں نے انڈین پارلیمنٹ میں بھی دیکھا کہ they have van for Parliamentarians which is always moving around between the Parliament House and lodges and picks and drops the Parliamentarians when they want to come. I think it is very unfair. جہاں اتنے خرچے ہوتے ہوں۔ ایک آٹھ seater van یا اس طرح کی اگر دو ہوں تو they should pick them up and they drop them. Specially those members who do not live in Islamabad, it is, I think, not very nice practice.

جناب چیئرمین، اس کو دیکھ لیں گے۔ we will certainly look into that. Thank you.

POINT OF ORDER

MEETING OF THE DEFENCE PERSONNEL WITH THE CHIEF MINISTERS

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب! میرا جو دوسرا point of order ہے

It relates to a news item of August-9 in the Dawn, I wanted to raise it that I felt that, I should exercise some restraint and not to say anything but since then the newspapers have been covering it and there has been

editorial in the 'News' today.

This is regarding the meeting of the Air Chief with the Chief Minister of Punjab and the Governor of Punjab. I fail to understand

یہ ان کی تصویر ہے

he is sitting with the Chief Minister of Punjab Sir, I fail to understand that what has the Air Chief got to do with the Chief Minister of Punjab and I had also pointed out in the earlier meeting of the D.G. Military Intelligence with the Chief Minister of the NWFP. Sir, as far as the military rules go, they are not supposed to interact with the political leaders and that is where it stops. Sir, this is a practice that has been more or less followed as regard the Naval Chief and the Air Force Chiefs but the remarks that the Air Chief made have become the subject matter. There are controversial remarks and they have become the subject matter of a discussion and their letters which have been reproduced in the newspapers and today the 'News' has an editorial on it.

He made a comment about the ability of Lebanon to defend itself and the conduct of the Prime Minister of Lebanon at OIC summit. Sir

جو کچھ لبنان میں ہو رہا ہے

it is a crime against humanity. It is not only a crime against humanity, it is statement on the pathetic state of affairs of Muslims all over the world and specially, the Muslim Countries that they have not come as they should have to in the aid of Lebanon. What the people of Lebanon have suffered from the last 30 years is an unspeakable horror. What is happening today is an unspeakable horror and the amount that the United States gives to

Israel to perpetrate these crimes is no comparison to what Israel has. The struggle of Hamas and the struggle of Hezbollah is a legitimate struggle. It is a struggle for self-determination. It is a struggle for their right. We should respect it and we should honour them for their principled stand and to say that he shed tears because he did not spend enough on defence, is really an insult to those people and there are no words to express, I think, my appreciation and the appreciation of the people of Pakistan for how the Lebanese people have stood up to this onslaught of the Israelis and the Americans.

Sir, it is time that we honour them and we should refrain from passing comments on specially countries which are undergoing this kind of things and his remarks are totally uncalled for, unwarranted but they have become the subject matter just so controvercial that since then people have been writing to newspaper and editorials have been written and a meeting of the Citizen Committee in Lahore has condemned that. So, they should exercise some restraint when they make comments and in any case, they are not supposed to make public comments. Thank you Mr. Chairman.

Lt. General (Retd.) Javed Ashraf (Minister for Education) : I just want to clarify a point regarding restrictions on the military because of my background. Sir, the restriction is that no military officer can meet with any politician without permission of the Army Cheif or the Air Chief or the Naval Chief. Sir, restriction is that permission has to be sought.

As far as the Chiefs are concerned they can meet, provided the Prime Minister does not object. So, it depends on the Prime Minister. If Prime Minister has no objection, they can meet because we belong to the same family. In number of cases one brother is here, the other one is at the other end. So, there is no such bar or restriction that you cannot meet. The only thing is that in case of a serving officer the permission of the Army Chief is required before he can go and meet politicians other than his own direct relatives of course, there is no bar.

Mr. Chairman: That is an internal matter. If there is no objection from the Prime Minister and Durrani Sahib also did not have to meet him as he did not want to.

Senator Saadia Abbasi: Sir, I think it is unnecessary, there was no need for him and then to publish that in newspapers. Afterall, what is the message that they want to convey to the people of Pakistan.

Mr. Chairman: There is nobody from the Defence Ministry here. He is not here. So, we don't know what was the background. I have not read it in detail but I don't know if you were talking about the expenses or the state of capacity for defence. So, I am not sure what it is

(*Interruption*)

Mr. Chairman: Let me make just one another point, I have been involved with the Provincial Administration. Even at that time the two Chiefs who had been there during my tenure with the Sindh Government, had met me often regarding that issue because of the

air-bases in different provinces and because of that there are sometimes issues in the Provincial Governments. They do meet in that connection also and I am saying that from experience but procedure is that if there is no objection from Prime Minister, his permission must have been sought. Durrani Sahib, the NWFP Chief Minister met him, so, that was his own discretion. Baig Sahib, who is here?

The State Minister for Defence سینیٹر محمد انور بیگ، میں یہ کہہ رہا تھا کہ Lund is sitting in the Cafeteria اگر ان کو بلا لیا جائے۔

جناب چیئرمین، But point of order پر وہ prepare نہیں ہوں گے کیونکہ یہ چیز ایسی ہے کہ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں! جنرل صاحب نے جنرل پالیسی کا بتایا ہے، وہ specific بات کر رہے ہیں۔ بہرحال ان کو convey کر دیں گے۔ He can check and convey it.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! Mr. Lund بڑے باخبر منسٹر آف سٹیٹ ہیں ان کو ہر چیز کا پتا ہے۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب کے پرانے ساتھی ہیں۔

Senator Zaheeruddin Babar Awan: Mr. C airman, may I seek indulgence?

Mr. Chairman: Yes, please.

Senator Zaheeruddin Babar Awan: I wanted to take the advantage ....

جناب چیئرمین، بابر صاحب! مندوخیل صاحب کا ایک point of order رہتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، یہ میرے سینئر ہیں میں ان کے بعد --

جناب چیئرمین، اس کے بعد، جی مندوخیل صاحب،

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل۔ مہربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اور آپ کے ذریعے اس ہاؤس کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔یہ اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے صوبے میں مسلسل بارہ گھنٹے سے لوڈشیڈنگ ہے۔ اگرچہ ہماری صنعت نہیں ہے لیکن کچھ معمولی سی ہے جس میں صنعتی کام ہوتا ہے۔ تعلیمی، صنعتی، تجارتی۔ جناب والا! بارہ گھنٹے سے زیادہ مسلسل لوڈشیڈنگ ہوتی ہے باغات اور فصلیں خشک ہوگئی ہیں۔میں آپ سے request کروں گا کہ آپ کے منسٹر وہاں جائیں اور دیکھیں کہ وہاں درخت پر جو میوہ ہے، جناب پتے اپنی جگہ سے گر گئے ہیں اور وہ میوہ وہاں خشک ہو گیا ہے۔یعنی یہ ہمارے صوبے کی حالت ہے۔اس کے بارے میں تمام شہروں میں اور دیہات میں agitation ہو رہا ہے۔تمام پارٹیاں اور مختلف لوگ احتجاج کر رہے ہیں لیکن آج تک گورنمنٹ کی متعلقہ وزارت واپڈا اور دوسری جو Ministry of Water & power ہے، جناب والا! انہوں نے ابھی تک کوئی action نہیں لیا۔میں عرض کروں گا کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس پر پوری بحث ہونی چاہیے۔اس کے حوالے سے میں adjournment motion پیش کروں گا۔ میری request ہے کہ اس کو موقع دیا جائے کہ آنے والے ہفتے میں اس کو باقاعدہ fix کیا جائے تاکہ اس مسئلے پر مکمل طور پر بحث ہو جائے--- وہ صحیح ہے کہ ہم دیں گے لیکن یہ جو procedure چل پڑا ہے۔اس procedure کے حوالے سے یعنی اب ۱۵ جولائی کے adjournment motions پڑے ہوئے ہیں اور میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس کو priority دی جائے اور جناب والا! اس پر بحث ہونی چاہیے۔مجموعی طور پر تمام صوبے میں بارہ گھنٹے سے زیادہ لوڈشیڈنگ ہے اور یہ عین زرعی فصلوں کا خاص موسم ہے اور گرمیاں ہیں اور ہمارے تمام صوبے کو یہ نقصان ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔متعلقہ حکومت اور متعلقہ ادارے اس کا کوئی نوٹس ہی نہیں لیتے ہیں تو اس حوالے سے میں عرض کر رہا ہوں کہ سینیٹ اس کا cognizance لے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ اس پر مکمل بحث ہو۔ اس کے لیے میری request ہے آپ سے جناب والا۔

جناب چیئرمین، آپ move کریں میں اس سلسلے میں دو تین باتیں عرض کروں کہ

کچھ عرصہ پہلے یہاں پر پچھلے سیشن میں discussion ہوئی تھی۔ پری گل آغا صاحب نے کہا تھا اور منسٹر صاحب آئے تھے انہوں نے کچھ وجوہات بتائی تھیں کہ کچھ ٹرانسمشن ٹاور blow up ہو جاتے ہیں۔ باقی چیزوں اور اس کی طرف وہ کہہ رہے تھے کہ متوجہ ہیں ابھی ہم KESC کے arrange کر رہے ہیں، منسٹر اس میں ہوں گے تو اس میں یہی issue raise کرلیں گے اور آپ اس میں discussion کرنا چاہتے ہیں تو move کریں۔ ایک اور میں عرض کر دوں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ جولائی کے پڑے ہوئے adjournment motions ہیں۔ جولائی کے بعد یہ ہمارا اس 2 تاریخ کو پہلا Session شروع ہوا ہے اور اس period میں جتنے آئے ہیں، وہ سب لائے جا رہے ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! آپ دیکھیں تقریباً ایک ہفتہ باقی ہے، ایک ہفتہ میں اتنے issues جو بڑے اہم ہیں۔

جناب چیئرمین، بالکل، آپ دیں، آپ سے coordination کرلیں گے، Leader of the House and Leader of the Opposition سے بھی coordination کر لیں گے، جیسے جیسے آپ prioritize کرنا چاہتے ہیں، اسی حساب سے کر دیں گے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! Senate ہے ہی اس لئے کہ اپنے ملک کے مسائل کا notice لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں انشاء اللہ ہو گا، باہمی افہام وتفہیم اور باہمی گفت و شنید سے یہ prioritize بھی کر لیں گے۔ ہم committee کے لئے کر رہے ہیں، اس میں بھی issue raise کر سکتے ہیں، WAPDA کے Minister وہاں موجود ہوں گے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں عرض کروں گا کہ یہاں Senate میں لے آئیں، وہ ٹھیک ہے، committee اپنی جگہ پر ہے۔

جناب چیئرمین، آپ move کریں، وہ coordinate کر لیں گے جو باقی adjournment motions ہیں ان کے ساتھ ملا کر جو فیصلہ ہو گا، اسی حساب سے کرلیں گے۔ آپ بالکل move کریں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی اعوان صاحب! رضا صاحب کو کر لینے دیں۔

POINT OF ORDER

LEGAL PRACTICE BY THE SENIOR ADVISOR OF THE PRIME MINISTER

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! پہلے تو مختصراً میں یہ عرض کر دوں کہ load shedding پر already adjournment motion pending ہے تو that can be taken up. جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے Treasury Benches سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اور ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو میری ناقص information ہے یا جو میں تھوڑا بہت جانتا ہوں یا نہیں جانتا' اس کے مطابق شاید یہ نہ politically نہ ethically نہ under rules permissible ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ایک آئین اس بات کو provide کرتا ہے کہ Prime Minister کے پانچ Advisors مقرر کئے جا سکتے ہیں اور ان پانچ Advisors میں سے ایک under the Constitution جناب شریف الدین پیرزادہ صاحب ہیں' اب

he is an Advisor under the Constitution and he is functioning as such and I think, he has also the title of the Senior Advisor, although the Rules of Business of the Federal Government do not envisage such a title as the Senior Advisor but I think, he still carries that title.

جناب چیئرمین! جو مزے کی بات ہے' دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ اکثر State کے cases میں وہ as counsel engage ہوتے ہیں اور لازمی بات ہے کہ جب as counsel engage ہوتے ہیں تو اس کی fee بھی ان کو ملتی ہو گی۔ باقی case کے بارے میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ میرے پاس اس وقت اس بارے میں کوئی ثبوت یا information موجود نہیں ہے' لہذا میں نے اس لئے کہا کہ ان cases میں بھی ملتی ہو گی۔ یہاں پر یہ Senate کا record ہے اور سوالات اور جوابات Senate کے ہیں اور یہ غالباً 18 اگست کو سوال کیا گیا تھا جس کا جواب print

ہوا' اس کے مطابق دو cases ان کو ملے جن کا Pakistan Steel Mills سے تعلق تھا۔ ایک تھا

CPNA No. 345/06 اور دوسرا تھا CP No.09/2006 ' وطن Party vs Federation of

Pakistan and others. اور پہلا تھا ' Pakistan Steel Peoples' Workers Union etc.

vs the Federation of Pakistan and others اب ان دونوں میں accumulatively ایک

کروڑ روپے سے زیادہ' یہ میں نہیں کہہ رہا' یہ آپ کا record ہے' جو Privatization

Commission نے جواب دیا ہے' وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ایک کروڑ سے زائد کی fee انہوں نے لی

ہے۔ ایک طرف تو آپ under the Constitution Advisor ہیں' دوسری طرف آپ

appear ہو رہے ہیں' پہلا سوال یہاں پر ethical اور moral آتا ہے اور professional آتا ہے

کہ ایک شخص جو Advisor of Law and Justice ہے جو instrumental ہو سکتا ہے یا جس

کی advice for the appointment of judges لی جا سکتی ہے' وہ جا کر کسی جج کے سامنے

کھڑا ہو تو اگر میرے جیسا ماٹھا وکیل دوسری طرف ہو گا تو وہ معاملہ تو ویسے ہی ختم ہو جائے گا

لیکن اگر اس consideration کو بھی چھوڑ دیا جائے تو کیا ethically یہ correct یا under

the rules یہ permissible ہے کہ کوئی sitting Minister or Advisor Federation

کو represent کرتے ہوئے صرف دو cases میں ایک کروڑ روپے فیس لے؟ جناب! ظلم کی

ایک حد ہوتی ہے۔ میں دوسرے cases کی بات نہیں کر رہا کیونکہ جیسا میں نے کہا کہ ان کے

بارے میں میرے پاس کوئی information نہیں ہے' it is just a supposition کہ اگر

انہوں نے اس case میں charge کیا ہے تو دوسروں میں بھی کرتے ہوں گے۔

جناب چیئرمین، نیازی صاحب۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, I gave my words that I will talk about this issue. I did not know according to my conscience and oath, which I have taken on the floor of the National Assembly. Let me be very clear about it and Mr. Raza Rabbani, who is the Leader of the Opposition as well is a known jurist, I am a lay man, he is a jurist, let him

take out his book of Constitution

تاکہ جو میں کہوں، وہ بھی دیکھ سکیں۔ Let him look into Article 93 اس میں سیدھی سی

بات ہے کہ 5 constitutional advisors are allowed to be appointed on the

advice of the Prime Minister by the President of Pakistan. Status کیا ہے،

اس کی remuneration, privileges, emoluments کیا ہوں گے، that are to be given

وہ دیتے ہیں اور پھر on the advice by the President. Prescription

let it be read whether he is holding an office of profit or not. Anybody, who is holding an office of profit and still he practices with the Supreme Court, then it is not a good thing, it contravenes the entire office. Now let us look into it, where it is written that he is not holding office of profit. I will request the honourable Leader of the Opposition, he should look into Article 260 (Service of Pakistan) where the Advisor to the Prime Minister has been excluded from office of profit. The second thing, which is clear that an Advisor to the Prime Minister under the Constitution and out of Article 93, he is not holding any office of profit, therefore, he is not an employee. He is not in that Executive Authority. The status, which has been endorsed upon means that what the remuneration and everything he will get out of this job that is absent in Article 260, that it does not belong to service of Pakistan.

Second point is that this honourable Leader of the Opposition also practices for advocating certain cases. I think you are a practicing lawyer or not or my brother Awan Sahib is practicing in Supreme Court, I have seen, he is a member to Senate, he is getting everything. He is getting salary, allowances but he is adjusted in Article 260. When he is

getting salary, he is also getting fee from those clients. If he does not stand disqualified, the advisor does not stand disqualified, he is duly authorised to get fee and that is permissible. It is constitutional, legal and lawful. There is no bar to it, if he charges and he is given a fee in a case to be fought by him in the Supreme Court in any context, he is fully competent and can do that, there is no objection to it. There is no constitutional, legal bar, he is practicing lawfully not unlawfully, it cannot be said so. Therefore, my humble submission to honourable Leader of the Opposition is that there is no objection to it there is no bar in the Constitution, there is no bar in law, there is nothing in the act of bar, if that is there then he can put before this august House so that, we could go ahead with the discussion. This is my huumble submission, very simple.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, the point here is that as far as an ordinary Senator or an ordinary Member of the National Assembly or of the Provincial Assembly is concerned, his carrying on his private practice is totally a different matter because as has been said by the honourable Minister, it is under Article 260, he is exempted and he can carry on his private practice. Sir, but the basic question that arises is that it is the moral question that arises that you are a Federal Minister and as a Federal Minister, then if this anology of the honourable Minister is to be taken into consideration, then every Law Minister will have a flourishing practice, if every Law Minister carries on his practice, there is not a Court

in the World that would not deny him relief, because he is the appointing authority, in terms of judges. So, why has it been that Law Ministers with the exception of Mr. Sharif-ud-Din Pirzada have not been practicing when they have been holding the office of Law Minister. But as I said, with the exception of Mr. Sharif-ud-Din Pirzada that when he was the Law Minister in the time of General Zia-ul-Haq, he continued his practice and even today he is a part and parcel of the State apparatus, he is part and parcel of the Federation of Pakistan, of the Federal Government and in order to defend the Federal Government what is the justification that he demands fee of over a crore of rupees.

Mr. Chairman, if we are to look at it from a purely professional point of view, it is not acceptable from a purely ethical point of view, it is not acceptable and from a purely moralistic point of view also, it is not acceptable.

جناب چیئرمین، جی نیازی صاحب۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : Mr. Chairman, the morality or the moral, there is a decision of the Supreme Court, I think, 1974 or 1976, Mr. Babar Awan might be knowing that, I can bring that to this House and morality is not attached to any law. Law is blind, has got no moral, has got no ears; it takes its natural course. For example, I am not hitting that a law prevalent in our country...., for example, being a Muslim we have got a different code of conduct by *Allah*. We have been given command in the Holy Book. Leave aside that, we talk in general society Europe and others.

A person has been killed and leaving it, another person is killed, can the person come back to who was killed by the other person. No. if we see it through morally or from society's point of view, the person who has killed a person, he is the sole person who can support his family. But these morals are not seen in that context. Thereby law has got no moral values, this is a very bad and bad idea which has been floated in this House as well as in the National Assembly. The decision of the Supreme Court of Pakistan, we'll bring that decision on the floor that no moral should be attached to any law and we talk about this is a moral, yes there is difference in political, in other mechanics, political science, they are different things but the law is not attached to morality. Secondly, Leader of the House is also a Barristor, he is practicing lawyer, he takes his cases , he advocates but he is holding a status of a Federal Minister. He is enjoying all those facilities Similarly Mr. Sharif-ud-Din Pirzada is enjoying status of a Federal Minister. He is not according to the Constitution, the Leader of the Opposition does know it that to be with the status of a Federal Minister or Minister of State is a quite different thing from a Federal Minister or Minister of State, according to the Constitution no person who is not a member to this august House, Upper or Lower can be appointed as a Federal Minister or Minister of State if he is a member then he can be appointed as a Federal Minister or Minister of State either from the Senate or from the National Assembly. Thereby Sharif-ud-Din Pirzada is the Principal Advisor no doubt about it. It is a Constitutional

Office but for his salary/emoluments and everything, he has been given/awarded a status to enjoy those facilities, to be considered, as for, in that way, otherwise he is not a Federal Minister. One thing. Secondly when the process of upgradation of the judges from High Court to Supreme Court orfrom the lower, Session Court to High Court, the advice or the opinion is given, the cases are processed by the Law Ministry and the Law Minister is duly present in the Law Ministry, Mr. Wasi Zafar. There is one Ministerof State Mr. Bhinder, they have got their duty in the Rules of Business 1973. If he kindly looks into, he will come to know that the Law Ministry has responsibility not the Advisor. Thereby nothing to say about the promotion of the judges to the High Court or the Supreme Court and the upgradation is done through the Law Ministry under the command of Law Minister, who is a regular member of the National Assembly, he is an elected member of the National Assembly and has been appointed as Law Minister under the Constitution and there is a Minister of State for Law Mr. Akram Bhinder, he is also an elected member of the National Assembly. Thereby Mr. Sharif-ud-Din Pirzada has got nothing to do with the appointments or the upgradation of the judges from Session Court to High Court, High Court to Supreme Court, with due deference, that is not the matter which has been said by the honourable Leader of the Opposition.

Mr. Chairman: We just take two last points and then we will have no more points. Babar sahib, keep it brief.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب والا! میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ اس اہم issue کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ issue یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں پاکستان سٹیل ملز کے فیصلے کی روشنی میں وزیر اعظم شوکت عزیز کے کردار کے حوالے سے بات ہوئی ہے کہ وہ ملوث ہیں اور کس طرح سے ہیں اور کیا صورت حال ہے؟ کیا omission اور commission, corruption کے زمرے میں آتے ہیں؟ اس پر بحث ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! آپ نے بڑی مہربانی کی اور آپ نے بھی اس ایوان میں بحث کی اجازت دے دی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ان کا point ہے کہ اس پر تفصیلی بحث ہونی ہے۔ اس کے لیے wait کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جی میں کروں گا۔ ضرور کروں گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جب اس موضوع پر بحث ہوگی، وہ زوردار طریقے سے اس پر بات کریں۔

جناب چیئرمین، مختصراً بتائیں۔ آپ نے کیا کہنا ہے؟ Point of order کو مختصر رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، پہلے تو مجھے یہ کہنا ہے۔ جناب! یہ حوصلہ رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، حوصلہ ہے لیکن یہ before time بات نہ کریں۔ ایک چیز طے ہو چکی ہو ہاؤس میں تو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، بابر صاحب! جب ایک چیز اچھے ماحول میں agree ہو گئی ہے تو let us wait for that.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: I agree sir.

(Interruption)

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! یہ بہت غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے' اعوان صاحب نے بھی سن لیا ہے۔ وہ بھی agree کر رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جی میں agree کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ جب ایک چیز آ رہی ہے تو اس کو اسی وقت کریں۔ یہ زیادہ معقول ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، آپ اسے مختصر کر لیں۔ جلدی کر لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ اسی وقت بحث کریں۔ اس سے پہلے نہ کریں۔ یہ بری بات ہے۔

جناب چیئرمین، وہ مان رہے ہیں۔ ان کو point of order raise کرنے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، مجھے آپ سے بھی اتفاق ہے۔ اسی دن بات کریں گے۔ میں جو چیز میں کہنا چاہ رہا ہوں جناب چیئرمین! وہ یہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ خود بھی مان رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! وزیر موصوف مداخلت بند کریں تو میں اپنی گزارش کروں۔

(مداخلت)۔

جناب چیئرمین، جی! اعوان صاحب فرمائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! اگر آپ نے ہی regulate کرنا ہے تو آپ مجھے اجازت دیں' مجھے باقیوں سے اجازت نہ لینی پڑے۔

جناب چیئرمین: ہمارے لوگ ماشاء اللہ بڑے تجربہ کار ہیں'

self policing, self discipline is the best way and I will go back to the earlier reference

کہ

we should not and I will stand by it, make a reference to people not present here and I will request all the members to abide by it.

POINT OF ORDER

PARTICIPATION OF THE PRIME MINISTER IN THE GOLDEN JUBILEE CEREMONIES OF THE SUPREME COURT OF PAKISTAN

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Not at all. What I am saying is like this. It has appeared on the national television, on all the networks of the country, on the sites of electronic media and in the print media

کہ کل پاکستان بار کونسل نے اس dinner کا boycott کیا جو جناب وزیر اعظم شوکت عزیز صاحب نے سپریم کورٹ کی گولڈن جوبلی کے حوالے سے inaugural ceremony کے participants کے لیے arrange کیا۔ اس سے

related there is a three fold submission which I wanted to make before the House.

پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے بھی اجازت دی ہے اور Steel Mills کے issue پر ہم بحث کریں گے اور وزیر اعظم کا سپریم کورٹ کے function میں جا کر لوگوں کو یہ تاثر دینا کہ سپریم کورٹ کر رہی ہے یہ اخلاقاً ان کے part پر انتہائی کمزوری کی علامت ہے' ان کو restraint show کرنا چاہیے۔ ان کے خلاف سپریم کورٹ کی judgement ہے اور جب تک

دونوں ایوانوں میں اس judgement پر بحث نہیں ہوتی وہ اس طرح کا تاثر لوگوں کو نہ دیں۔

Mr. Chairman: He must have been invited.

Senator Dr. Zaheer uddin Babar Awan: I do not know whether he has been invited or not but he should show restraint.

ہم بھی invited تھے اور ہم نے اس لیے restraint show کیا کہ وہاں پر وہ تشریف لا رہے ہیں جن کے بارے میں سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا۔ وہ سپریم کورٹ جہاں پر ہم روز جاتے ہیں۔ جس طرح وزیر موصوف درست کہتے ہیں کہ میں روز وہاں ہوتا ہوں، میں پریکٹس ہی وہاں کرتا ہوں۔ اس کے باوجود ہم نے بھی restraint show کیا ان کو بھی restraint show کرنا چاہیے تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے یہ تاثر دینا کہ وہ bail out ہو گئے ہیں

I call it misuse and abuse of authority.

اور جب وقت آئے گا اور abuse اور misuse of authority کی definition ہم آپ کے سامنے لائیں گے omission and commission کی طرح تو یہ وزیر اعظم نے میرے نکتہ نظر سے نہیں قانون کی زبان میں ایک فوجداری جرم کیا ہے ۔

آخری بات ، ان کے لیے جو پوائنٹ ہے وہ یہ ہے کہ باعزت راستہ وہ ہے جس کی طرف پورے ملک کی متحدہ اپوزیشن ان کو پکار پکار کر، بلا بلا کر، چیخ چیخ کر ببانگ دہل روزانہ بلاناغہ کہہ رہی ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں ۔ اس قسم کے ٹیلی ویژن کے اوپر appearances جو ہیں وہ ان کا کیس اخلاقی طور پر اور کمزور کر رہے ہیں ۔ اگر وہ استعفیٰ دیں گے تو ان کے لیے باعزت راستہ ہے ، ٹیلی ویژن پر چیف جسٹس کے ساتھ آنے سے لوگوں میں ان کا تاثر درست نہیں ہو سکتا ، نہ ہی اپوزیشن ان کی legitimacy کو کسی طور پر بھی تسلیم کر سکتی ہے ۔ ان کو restraint show کرنا چاہیے اور جس طرح پہلے میں نے یہاں پر گزارش کی کہ کابینہ کو بھی اخلاقی طور پر ایسے وزیر اعظم کا ؛ جن کے حوالے سے اور جن کی کمیٹی کے اوپر omission اور

commission کا لفظ آ چکا ہے' ساتھ نہیں دینا چاہیے-

جناب چیئرمین، بابر صاحب! جو procedure ہوتا ہے اس کو adhere کریں' اسی
حساب سے چلیں-

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: I wind up.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! انہوں نے تین points اٹھائے ہیں
ہیں - پہلی بات تو یہ ہے کہ

the Prime Minister himself did not go to join that very conference. He was duly invited by the Chief Justice of Supreme Court of Pakistan on this auspicious occasion. Fifty eighth Anniversary
ہو رہی ہے اور اس حوالے سے سپریم کورٹ آف پاکستان کی grace کے لیے' انہوں نے
Prime Minister of Pakistan کو بلایا as a chief guest جہاں پر دنیا کے 45 کے لگ
بھگ delegates/chief justices آئے ہوئے ہیں- یہ ان کی طرف سے due invitation
تھی and it was his duty to go there to grace, to honour the Supreme Court
of Pakistan. اب اگر انہوں نے اس کا بائیکاٹ کیا ہے تو نہ صرف they have disgraced
our own Supreme Court and judiciary

(*interruption*)

Senator Mian Raza Rabbani: I would request Dr. Sahib to take back the words that the Prime Minister, whether it is Shaukat Aziz or XYZ, the going of the Prime Minister is not an honour for the Supreme Court. This is a slur on the independence of the judiciary. It is not a question he was invited. He went there. That is a factual statement but to say that he went there to honour this Supreme Court of Pakistan, is a direct aspersion on the Supreme Court of Pakistan.

Mr. Chairman: He is referring to the invitation. He was invited and he went there.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: And he honoured invitation and this is a correct statement.

Senator Mian Raza Rabbani: He did not honour the invitation. He went to the Supreme Court. It is an honour for any state functionary to be invited by the Supreme Court or the Superior judiciary. It is the other way round. It is not that the Supreme Court is honoured by the presence of the Prime Minister.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب! بات سیدھی سی ہے کہ کان ادھر سے پکڑیں یا ادھر سے یہ ایک ہی بات ہے۔ یہ بگلا پکڑنے لیے اس کے سر پر مونگ رکھنا چاہتے ہیں۔ جب وہ پکڑ سکتے ہیں۔ پہلے مونگ رکھ رہے ہیں، پھر اس کو پکڑ رہے ہیں۔ یہ lawyer کے طور پر argument کو twist کر رہے ہیں۔

This is the honour of the Supreme Court, they have invited the Prime Minister of Pakistan and he was clearly given honour by the Supreme Court.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, he should take his words back. This is not correct. He is insulting Supreme Court by saying that this is an honour for a Prime Minister to go. He is insulting the Supreme Court. Sir, he has again repeated it that it is an honour for the Supreme Court that the Prime Minister went.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is the honour of the Supreme Court, they invited the Prime Minister and he went there.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am sorry.

Mr. Chairman: If you invite somebody.....

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, being invited is another matter and honour for the Supreme Court that the Prime Minister went, he is degrading the Supreme Court.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: This is the honour given by the Supreme Court.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, it is the honour given by the Supreme Court.

جناب چیئر مین، کہہ رہے ہیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is that the honourable Supreme Court has invited the Prime Minister of Pakistan and on their invitation he went there and joined that occasion. It is one thing. Secondly, our honourable Senators have said that we have boycotted that. May I quote them then that the President of Bar of Supreme Cour of Pakistan is retired Justice Abdul Qayyum.......

(*Interruption*)

Dr. Zaheeruddin Babar Awan: He should make correct statement before the House.

(*Interruption*)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: If the Members of the Bar have boycotted that occasion, that is their own discretion that they want to joinor not, that is their own option, that is graceful or not graceful, I am not

going to discuss that matter My point is ....

(*Interruption*)

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب! ہم پورے ادب سے اور انتہائی مؤدبانہ گفتگو کرتے ہیں۔

Pakistan Bar Council is a statutory body

اور ان کی عظمت کو سلام ہے۔ انہوں نے 1947 سے لے کر آج تک Bar Association کے ہر سال انتخابات کروائے ہیں، خواہ مارشل لاء ہو، خواہ کوئی جنرل ہو، خواہ کوئی جمہوری حکومت ---- -- یہ صرف وزیر اعظم اور جنرل مشرف کے بارے میں ادب سے بات کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی کے بارے میں ادب سے بات نہیں کرتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! میں نے تو یہ یہی کہا ہے کہ یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔ ایک entity ہے، ایک statutory body ہے۔ ایک respectful forum ہے اور representative ہیں lawyers community کے، ان کا اپنا فیصلہ تھا وہ گئے یا نہیں گئے۔ وہ خود بہتر سوچ سکتے تھے I am nobody to criticise to this act. میں نے یہ کہا انہوں نے شاید سمجھا نہیں۔

تیسری بات! انہوں نے اسی میں ایک بات کہی ہے، کہ the crime has been committed by the Prime Minister of Pakistan مجھے یہ فرمائیں اگر ان کو اتنا ہی احساس ہے and he is well versed with the law, he is good jurist, why did he not go for the registration of FIR and his duty is that, he, as judge, that a crime has been committed in the country, law has been violated and that has been done. Why did not go to register a case in Secretariat Police Station.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن جائے۔ وہاں پر ایک کھلی FIR سپریم کورٹ نے وزیراعظم کے لئے دے دی ہے۔ فردجرم عائد ہوگئی ہے اور پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن جائے اور جا کر FIR درج کرے۔ سپریم کورٹ نے خود FIR

درج کر دی ہے۔ اگر کوئی moral courage ہوتی تو کابینہ اور وزیراعظم ابھی تک مستعفی ہو چکے ہوتے۔

جناب چیئرمین، اس پر ابھی بحث نہیں ہو رہی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : یہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن FIR درج کروائے، اگر یہ بات ہے تو ان کا یہ شوق بھی اپوزیشن پورا کر دے گی۔ ہم چلے جائیں گے اور FIR درج کروا دیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اچھی بات ہے جی۔ کل بھی بات ہوئی اور یہ بات ہمارے معزز Leader of the Opposition نے بھی اٹھائی ہے۔ یہ زیادہ سمجھدار ہیں یہ jurist ہیں، میں lay man ہوں لیکن جہاں تک فیصلے کو---

(مداخلت)

سینیٹر طاہرہ لطیف، یہ ان کے خلاف ایسی باتیں نہ کریں۔ وہ اس وقت تمہارا حاکم ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : میڈم ذرا ایک منٹ۔ بات یہ ہے کہ so far as I am a lay man میں ڈاکٹر ہوں، میں نے جو فیصلہ پڑھا ہے۔ مجھے کہیں بھی ایک پیراگراف بھی نظر نہیں آیا جہاں پر یہ لکھا ہوا ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بات تو سنیں، میں کرپشن کی بات نہیں کر رہا - میں عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ایک پروفیسر آرتھوپیڈک سرجری کے، Royal College of Surgeon کے ڈاکٹر تھے۔ وہ پروفیسر تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ میں دور سے آدمی کو دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ اس کو کون سی بیماری ہوئی، کہاں ہوئی، کیا مسئلہ ہے۔ ایک English man was coming, he was limping اس نے اپنے students کو کہا کہ

this man went to World War II in Africa to fight, thereby he got a hip

tuberculosis and his joint has been enclosed, thereby I declare him that he was having tuberculosis that is why he is limping.

جب وہ انگریز نزدیک آیا اور وہاں بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس نے جوتا اتارا' ایک کنکر اس کے جوتے میں گھس گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کو چبھتا تھا اور وہ limpy ہوگیا تھا۔ پھر پروفیسر نے پوچھا کہ جناب آپ کو یہ ہوا۔ دو باتیں کیں۔ اب سب کو بتا رکھا تھا۔ بات سمجھنے کی ہے کہ ابھی میں نے بات کی ہے نہیں اور یہ پروفیسر سمتھ کی طرح کہہ رہے تھے کہ ٹی بی ہوا' یہ ہوا وہ ہوا۔ جب اس نے بتایا کہ ایک کنکر میرے جوتے میں گھس گیا تھا۔ وہاں میں نے بنچ دیکھا اس لئے میں limpy ہوگیا تاکہ میرا sole injure نہ جائے۔ خدا کے لئے بات ابھی میں نے کی نہیں ہے

and they have preempted what I am going to say. Have you got any prophecy?

کیا آپ کے پاس جنات ہیں جو میرے دماغ کی بات آپ کو پتا چل چکی ہے۔ میں صرف ایک فقرہ کہتا ہوں کہ یہ 82 pages کا decision ہے۔

جناب چیئرمین، I think members نے جانا ہے۔ ذرا وقت کا خیال رکھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، صرف دو فقرے میں نے عرض کرنے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب یہ debate ہوگی تو میں پوائنٹ اٹھاؤں گا کہ ایک پیرا گراف آپ سپریم کورٹ۔

Mr. Chairman: I think, let us not go into the detail now. The whole time is fixed for it and the members have to go. We had agreed to adjourn at 11.00

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: A specific paragraph written by the Cheif Justice of Pakistan to give the judgement alongwith other 8 judges unanimous

وہاں جہاں پر لکھا ہوا ہو'

the Prime Minister and his members CCOP....

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، وہ پیرا گراف تیار رکھیں جس میں انہوں نے آرڈر دیا ہو کہ

the case should be registered, it should be sent to the NAB and they have done this this and should be ordered, otherewise the Supreme Court daily gives order. If order has been written in that very decision to catch upon the Prime Minister, the members of that Committee then they are right, we are wrong.

آخری بات جو ہمارے معزز اعوان صاحب نے کہی ہے misuse of authority کیا وہاں پر معزز سپریم کورٹ کی دعوت میں جانا misuse of authority ہے۔ یہ مجھے اسی دن بتائیں گے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے اسی دن پر رکھ لیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He will prove this that misuse of authority

انہوں نے کی اور اس طریقے سے

he has violated the law of Pakistan or law of the land. With these things I thank you very much, sir, you have given plenty of time to answer back this honourable Senator, who is a big jurist, who argues, in other way I am a lay man.

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ نے بہت پہلے کہا ہے۔ اس کے بعد رخسانہ زبیری صاحبہ کا pointہے۔

سینیٹر آغا پری گل : جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے بالکل بچوں کا کھیل بنایا ہوا ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ ایک دن مقرر ہوگا لیکن جس طرح سے یہ پرائم منسٹر کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ جب آپ نے کہا تھا کہ پندرہ تاریخ تو ان کو آرام سے پندرہ تاریخ کا انتظار کرنا چاہیئے اور اس دن یہ دل کھول کر بولیں۔ یہ بار بار کہتے ہیں کہ وزیراعظم استعفیٰ دے۔ جناب والا! اب پرانا زمانہ گزر گیا۔ اسمبلیاں ٹوٹتی تھیں، وزیراعظم استعفیٰ دیتا تھا۔ یہ کیوں کرے۔ پہلے لوگ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے تھے۔ انہوں نے کیا کیا تھا؟ آپ کے کہنے پر یا دو چار لوگوں کے کہنے پر کیوں وہ استعفیٰ دے۔ اسمبلی اپنا وقت پورا کرے گی، نہ آپ صدر کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ استعفیٰ دے نہ وزیراعظم کے بارے میں۔ جب الیکشن ہوگا، آپ آئیں، وزیراعظم بنیں، وزیراعظم جہاں بھی جائے وہ پاکستان کا وزیراعظم ہے۔ نہ آپ اس پر پابندی لگا سکتے ہیں نہ ہم۔ بندہ خود اپنے گریبان مٰیں جھانک کر دیکھے کہ انہوں نے اس زمانے میں کیا کیا ہے۔ ٹھیک ہے آپ لوگوں کو اعتراض ہے ۔ جناب چیئرمین! ایک حد ہوتی ہے۔ اگر ہم ان کے لیڈروں کے بارے میں کہیں تو ان کو کتنا برا لگتا ہے۔ ایک دم واک آؤٹ کر کے دروازے سے نکل جاتے ہیں۔ یہ اب اتنی دیر سے وزیراعظم کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں، آخر وہ ہماری عزت ہے، ہمارے پاکستان کے وزیراعظم ہیں۔ آپ ان کو وزیراعظم نہ مانو مگر پاکستانی عوام اور ہم اس کو وزیراعظم مانتے ہیں۔ اگر آپ کو برا لگتا ہے تو آپ دروازے سے نکل جاؤ۔ کیا ہے، ایسی کون سی بات ہے۔ مگر آپ لوگ غلط الزام نہ لگائیں، یہ باتیں ریکارڈ ہو جاتی ہیں۔

ابھی وسیم سجاد صاحب کے بارے میں اعتراز احسن صاحب نے کہا، ایک بندہ جب اسمبلی میں موجود نہیں ہے تو اس کے بارے میں یہ کس طرح بات کرتے ہیں۔ کونسا قانون ہے؟ ٹھیک ہے گیلانی صاحب ہمارا colleague ہے، ہمارا بھائی ہے، اچھا دوست بھی ہے، ہمارے family تعلقات بھی ہیں۔ اگر اس کے ساتھ بھی ہوا ہے تو اچھی بات نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کو بھی رہا کیا جائے۔ وہ ہمارا colleague رہ چکا ہے۔ وہ ہمارا اپنا ہے کوئی غیر نہیں ہے۔ کسی بھی پارلیمنٹ کے ممبر کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا یا کہنا اچھی بات نہیں

ہوگی۔ کل آپ کے بارے میں بھی لوگ کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ اگر ہم ایک دوسرے کے بارے میں اتنے برے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو یہ پاکستانی عوام کیا کہیں گے کہ ہمارے نمائندے کیسے بیٹھے ہوئے ہیں جو اپنے لیڈروں کے بارے میں اس طرح کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے وزیراعظم آپ کو اچھا نہیں لگتا' کوئی بات نہیں ہے ہمیں اچھا لگتا ہے۔ ہماری عزت ہے۔ ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے وزیراعظم کے بارے میں ایسی باتیں کی جائیں۔ پندرہ تاریخ کو بے شک آپ بھی بات کریں' ہم بھی بات کریں گے' باقاعدہ ثبوت کے ساتھ بات کریں گے۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے' دو تین دن ہیں۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے مگر یہ کہنا کہ اس کے گھر کیوں گیا ' وہاں کیوں گیا ' تصویر کیوں کھنچوائی ' بھئی یہ کیا ہے ؟ تصویر کیوں نہ کھنچوائے ' کیا ہے ؟ آپ وکیل بنے ہیں ' وکالت آپ کرتے ہیں تو آپ وکالت کریں ۔ ہم بھی بہت کچھ جانتے ہیں ۔ ہمارے پاس بڑی بڑی کتابیں ہیں ' اگر بولنے پر ہم لوگ آئیں تو وہ کچھ بولیں گے کہ ان کی بولتی بند ہو جائے گی۔ خدا کی قسم ہم عزت و احترام کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے ساتھی ہیں۔ ہم کوئی بھڈے بازی نہیں کرنا چاہتے ۔ یہ تو بداخلاقی ہوگی ۔ ایک یہ عظیم ادارہ ہے ۔ بچوں کی طرح -----

جناب چیئرمین ، جو بھی discussion ہوگی it must be in keeping with the decorum of the Senate

سینیٹر آغا پری گل ،جی جناب چیئرمین ! میں اسی لئے کہتی ہوں کہ ہم وزیر اعظم اور صدر کے بارے میں کبھی بھی کوئی بری بات برداشت نہیں کریں گے ۔ جس نے بھی ان کے بارے میں کوئی غلط بات کی تو پھر ہمارا منہ بھی کھل جائے گا اور ہم بھی ان کے لیڈران کے بارے میں بولیں گے پھر راستہ صاف ہے' پھر کوئی گلہ نہ کرے۔

جناب چیئرمین ، میں پھر عرض کروں گا کہ دونوں طرف سے احتیاط برتیں تاکہ کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو اور واضح طور پر discussion ہو۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ،جناب چیئرمین ! محترم اپوزیشن لیڈر نے " کینگرو کورٹس "

کا لفظ کورٹ کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس کو آپ expunge کر دیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ رخسانہ زبیری صاحبہ last point of order آپ کا ہے؟

Senator Saadia Abbasi: Mr. Chairman, I just want to say something.

Mr. Chairman: I think, everybody wants to go. So, make it very brief because everybody wants to go. We will have to adjourn at 11 o'clock.

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب! میرا چھوٹا سا ایک point ہے کہ

Mr. Pirzada, he is a sitting member of the Pakistan Muslim League(Q), he appeared on television and said that Prime Minister should resign in light of the judgement of the Steel Mills, the Supreme Court judgement. He is a sitting memebr.......

جناب چیئرمین، Steel Mills پر discuss ہو گا تو تب لائے گا۔ keep it for that day. جی رخسانہ زبیری صاحبہ۔

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، جناب چیئرمین! coming back to شریف الدین پیرزادہ صاحب، جناب منسٹر صاحب دو باتیں assure کریں کہ جب ہم دوبارہ resume کریں تو ایک تو job description of Advisor to the Prime Minister بتا دی جائے اور دوسرے ساتھ ساتھ conflict of interest کا بتائیں ان کی job description کے حوالے سے۔

جناب چیئرمین، نہیں، انہوں نے کہا ہے اس پر کہ

emoluments are to be fixed they have opined.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، جناب! شریف الدین پیر زادہ صاحب کی کیا job description ہے اور کیا یہ conflict of interest کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں؟ یہ determine ہو جائے گا جب وہ اپنی job description دیں گے

he may not be appointing the judges but definitely he is advising the Government on various cases.

اس کے بعد میں وزیر صاحب کی خدمت میں ایک شعر کہنا چاہتی ہوں۔

ہوئے تم دوست جس کے　　دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

شکریہ۔

Mr. Chairman: We will now adjourn. The House is adjourned to meet again on Tuesday on the 15th August, 2006 at 4 p.m.

[The House was then adjourned to meet again at 4 o'clock in the evening on Tuesday, August 15, 2006]